صحبتے با اہلِ حق

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کی علمی و روحانی مجالس اور افادات کے مجموعہ "صحبتے با اہلِ حق" کے آغاز میں دارالعلوم کے مہتمم مولانا سمیع الحق مدظلہٗ کا وقیع افتتاحیہ، جو صاحب افادات کے خصائل و خصوصیات سے بلا واسطہ اور باوثوق طریقہ پر واقف ہونے کا مؤثر اور قطعی ذریعہ ہے ——— (ادارہ)

حضرت شیخ الحدیثؒ کی شخصیت و سیرت، خیالات و افکار، حقیقی ذوق و مزاج اور دینی و علمی خصوصیات کا سب سے زیادہ جامع مُرقّع

از: حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ

الحمد لحضرۃ الجلالہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم الرسالۃ

مشائخ و علماء، اہل اللہ اور اہلِ دل حضرات کی مجالس، ارشادات ملفوظات اور ان کی علمی و دینی اور روحانی گفتگو اور افادات ضبط کر کے شائع کرنے کا سلسلہ اسلام کی تاریخ میں ابتداء ہی سے اور خصوصاً برصغیر میں تو بہت قدیم سے چلا آرہا ہے۔

سلف صالحین کا یہ طریقۂ کار، اولیاء کی مجالس کی حفاظت و اشاعت اور اس کی باقاعدہ ترتیب و تدوین پر مستقل تصنیفات ایک بڑا مبارک نہایت دانشمندانہ اور بے حد نافع تالیفی اقدام تھا۔ زمانۂ قریب میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی مجالس کے ضبط و حفاظت اور وسیع سطح پر اس کی اشاعت کا جو اہتمام کیا گیا اس کی تو نظیر کہیں بھی نہیں ملتی۔ اور ابھی قریبی ایام میں حضرت مولانا شاہ محمد یعقوب صاحب مجددیؒ کے مجالس کو مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہٗ نے "صحبتے با اہلِ دل" کے نام سے اور شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کے مجالس کو "صحبتے با اولیاء" کے نام سے مرتب کیا گیا، جسے علمی و دینی حلقوں میں بے حد پسند کیا گیا اور اس سے خلقِ خدا کو نفع بھی پہنچا ——— اور اب محبِ مکرم فاضل گرامی قدر حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی نے محدثِ کبیر قائدِ شریعت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب نور اللہ مرقدہٗ بانی دارالعلوم حقانیہ کے مجالس و ارشادات کو سلف صالحین کی اتباع اور تقلید میں "صحبتے با اہلِ حق" کے نام سے ضبط و مرتب کر کے اسی سلسلۂ مبارکہ کے تسلسل کو باقی رکھتے ہوئے ایک مفید اور بے حد نافع اضافہ کیا ہے۔

صدیقِ مکرم حقانی صاحب نے حضرت شیخ الحدیثؒ کے تلامذہ و مستفیدین، محبین و متوسلین، عامۃ المسلمین اور جملہ معتقدین پر بہت بڑا احسان کیا، مؤرخین اور سوانح نگاروں کی مدد فرمائی اور حضرتؒ کے خصائل و خصوصیات سے بلا واسطہ اور باوثوق طریقہ پر واقف ہونے کا ایک ایسا ذریعہ پیدا کر دیا جس سے زیادہ مستند اور یقینی ذریعہ عرصہ تک رفاقت و معیت، خدمت و استفادہ اور افادات کے باقاعدگی سے ضبط و حفاظت کے اہتمام کے بغیر کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا ہے اور جو اب حضرتؒ کے سانحۂ ارتحال کے بعد ناممکن ہے۔

"صحبتے با اہلِ حق"، حضرت شیخ الحدیثؒ کی شخصیت و سیرت، خیالات و افکار، حقیقی ذوق و مزاج اور دینی و علمی خصوصیات کا سب سے زیادہ جامع مرقع ہے۔ حضرتؒ کے صحیح تعارف، ان کے فیض و برکت کی اشاعت اور ان کی اصل شخصیت اور اس کی جامعیت و افادیت کے لیے اس کی اشاعت کی واقعتہً بھی ضرورت تھی ——— حضرتؒ کی ان مجالس و ارشادات میں جو تعلیم و ہدایت اور جو زندگی اور بے ساختگی پائی جاتی ہے وہ قدرتی طور پر عام علمی تصنیفات، طویل علمی و ادبی تحریرات، وقیع مضامین اور مبسوط کتب میں نہیں ملتی۔

حضرت شیخ الحدیثؒ کو تمام عمر دین کی تبلیغ و اشاعت، درس و تدریس، طلبہ علوم دینیہ کی خدمت و تربیت، مواعظ و نصیحت، دعوت و ارشاد اور اصلاح انقلابِ اُمت کے کام سے حیرت انگیز شغف تھا، وہ اپنے اہداف و مقاصد کی تحصیل اور خالص دینی کام کی تکمیل میں اس قدر استغراق، خود فراموشی و الہیت اور جذب و کیف کے ساتھ مشغول

رہتے کہ اب محدود اور بے روح الفاظ سے اس کی حقیقی واقعہ نگاری، صحیح منظر اور تصویر کشی ناممکن ہے۔ تھکا دینے والے مشاغل اور مصروفیات کے باوجود ہمہ لمحہ تازہ دم رہتے، جس کی عشق و محبت، تائید الٰہی اور نصرتِ غیبی کے سوا کوئی دوسری توجیہ ممکن نظر نہیں آتی۔

آپ کے مواعظ و مجالس اور ارشادات و مصاحبت کے نقد اثرات حاضرین و سامعین اور تلامذہ و خدام کھلی آنکھوں محسوس کرتے جس سے ہزاروں کی زندگیوں میں تبدیلی آئی، رات کے ذاکر دن کے سپاہی بنتے، دارالحدیث میں مغازی پڑھے اور جہادِ افغانستان کے میدانِ کارزار کے دارالعمل میں اپنے پڑھے ہوئے سبق کو عملاً دُہرایا اور کامیاب رہے۔ آپ کی مجالس کے اثرات اتنے گہرے ہوتے کہ صورت و سیرت، زندگی و معاشرت حتیٰ کہ سوچنے اور بولنے کا طریقہ تک بدل جاتا، بالخصوص فضلائے دارالعلوم میں سینکڑوں ایسے ہیں جو ان کی زبان بولنے لگے جن کی دعاؤں میں اُن کی دعاؤں کا رنگ آگیا۔ کتنے آزاد منش، مغربی تہذیب کے دلدادہ اُن کی صحبت کیمیا اثر سے درویش صفت، فقیر منش، جفاکش اور مجاہد بن گئے۔ ہزاروں نوجوان طلبہ آپ کی نظرِ توجّہ، دعا و التفات اور تعلیم و تربیت سے محدّث، مفتی، عالم، فقیہ، قومی راہنما، غازی و مجاہد، جہادِ افغانستان کے کماندان، جرنیل اور میدانِ کارزار کے سپاہی بن گئے صرف یہ نہیں بلکہ میدانِ کارزار میں ان کا ذوقِ عبادت، جذبۂ خدمت، خشیت و انابت، بے نفسی اور تواضع دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قائدِ شریعت حضرت شیخ الحدیثؒ پھر سے جوان ہو کر عملاً روسی دشمن سے نبرد آزما ہونے کے لیے میدانِ کارزار میں آگئے ہیں۔

بارہا یہ بھی مشاہدہ میں آیا اور دُور دراز ملکوں سے آنے والوں نے بھی آپ کی فیضِ صحبت سے فیضیاب ہونے کے بعد خود دیکھا یا آپ جہاں بھی جائیں تو ایسے لوگ ضرور مل جائیں گے جو حضرتؒ کی خدمت و معیت، استفادہ و تلمذ یا صرف چند روزہ بلکہ چند لمحوں کی صحبت سے سعادت مند اور ارشادات سے اتنے متاثر ہوئے کہ اُن کی زندگی میں اسلامی اور ایمانی انقلاب آگیا۔ اُن کے اندر ایک خاص طرح کے ایمان و یقین کی کیفیّت، دعوت کی سرگرمی، دُعا کا سلیقہ، نمازوں میں کیف و سرور اور ایثار و جہاد کی عادت پیدا ہوگئی ہے۔

خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں اور اس کے اولیاء کی زندگی کا آخری دور جو پیمانۂ عمر کے لبریز ہونے، پیمانۂ جذب و شوق کے چھلکنے اور ان کے علمی و روحانی فیوضات و برکات اور کمالات کے ظہور کا خاص زمانہ ہوتا ہے۔ اللہ کریم نے اس زمانے میں مولانا عبدالقیوم حقانی کو حضرت شیخ الحدیثؒ کی خدمت و معیت، استفادہ و کسبِ فیض اور اعتماد و قربِ خاص میں رکھ کر ان کے علوم و معارف کی حفاظت اور خود مولانا حقانی صاحب کو علمی و روحانی سعادت مندی، تربیت و استفادہ اور ترقی کا بہترین موقع مرحمت فرمایا۔

اکابر اور مشائخ کی زندگی کے آخری لمحات اُن کی ریاضت و محنت اور زندگی بھر کے مجاہدات کا خلاصہ ہوتے ہیں جن میں برسوں کی راہ مہینوں میں اور مہینوں کی راہ دنوں اور ساعتوں میں طے کرتے اور کراتے ہیں۔ مولانا حقانی صاحب موصوف کو بھی حضرت شیخ الحدیثؒ کی زندگی کے یہی لمحات میسّر آئے اور انہوں نے خوب خوب حضرتؒ کی شفقتیں، توجہات، محبّتیں، دُعائیں اور خدمت کی سعادتیں حاصل کیں۔ انہیں اپنے شیخؒ سے قربت و خدمت کے ان ایام میں شیخؒ کے عمیق مطالعہ، دقیق فہم اور خصوصی تحقیقات و توجیہات سے خداداد علمی مناسبت پیدا ہوگئی اور وہ اس سے حظِّ وافر حاصل کرتے رہے ــــ مولانا حقانی صاحب سے حضرت شیخ الحدیثؒ کی نظرِ عنایت اور تعلقِ خاطر اس لیے بھی روز افزوں رہا کہ انہوں نے دارالعلوم میں حضرتؒ کے ذاتی، علمی اور تعلیمی امور کے سلسلہ میں مفوّضہ خدمات کی تکمیل کو اپنا ذوقی مشغلہ سمجھ کر دل و جان سے عزیز رکھا۔ یہی وہ راہ تھی جو حضرت شیخ کی خصوصی توجہ و دُعا، قربت و اختصاص اور شفقت و اعتماد کا ذریعہ بنی۔ حضرت شیخ الحدیثؒ کی صحبتیں ان کی سیرت و اخلاق، علم و تحقیق، تدریس و تبلیغ، تصنیف و تالیف اور ذوقِ مطالعہ کی تشکیل میں ایک مؤثر وسیلہ ثابت ہوئیں۔ موصوف نے حضرتؒ کی زندگی میں ہی اُن کی ترغیب اور اجازت و دُعا سے علمی ترقیوں اور سلسلۂ تصنیف و تالیف کا آغاز کیا۔ دفاعِ امام ابوحنیفہؒ اور علماءِ احناف کے حیرت انگیز واقعات جلد اوّل پر حضرت شیخ الحدیثؒ نے افتتاحیے تحریر فرمائے اور حضرتؒ کی شفقت اور دُعا و توجہ سے قلیل مدت میں موصوف نہایت ہی سُرعت کے ساتھ وقیع اور عظیم کتابیں لکھنے اور اقران و اماثل میں خصوصیت و امتیاز حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے۔

"صحبتے با اہلِ حق" بھی موصوف کی اپنے شیخؒ سے محبت و خدمت اور تحریری کاوش کا بہترین ثمرہ ہے، یقین ہے کہ قارئین اس کی قدر کریں گے۔ میری دلی دُعا ہے کہ باری تعالیٰ مؤتمر المصنّفین کی اس حقیر جد و جہد اور پیشکش کو اپنی بارگاہِ صمدیت میں قبولیت اور عامۃ الناس کے نفع و افادیت کیلئے قبول فرمائے، صاحبِ افادات کے رفعِ درجات، مرتب کی مزید علمی و دینی ترقیات اور مؤتمر المصنّفین کے خُدّام کے لیے اجر و ثواب اور برکات کا ذریعہ بنا دے۔ اور خدا کرے کہ مُرتب اس سلسلہ کی دُوسری جلد بھی جلد مُرتب کر کے عامۃ الخلائق کی نفع رسانی اور رُشد و ہدایت کا مزید اہتمام کر سکیں۔ آمین

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

سمیع الحق

صدر مؤتمر المصنفین و مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، پشاور